قادیانی جماعت کا نظام: ایک تعارفی مطالعہ

(An Introductory Study of *Qādiānī Jamā'at* Network)

محمد عرفان*

** محمد عثمان خالد

*** ڈاکٹر قاضی فرقان احمد

Abstract

Deviating from the mainstream interpretation of Islam, *Ghulām Ahmad (*1835-1908) of *Qādiān*, India claimed to be a prophet and founded *Ahmadī* or *Qādiānī Jamā'at*. After his demise his followers were divided into two groups: *Lāhorī Group* and *Qādiaānī Group*. *Lāhorī Group* was headed by *Mawlvī Muhammad 'Alī Lāhorī* and *Qādiaānī Group* was commanded by *Bashīr-ud-Dīn Meḥmood,* son of *Mirzā Qādiānī*. *Qādiaānī Group* remained adhered to the Prophethood of *Mirzā Qādiānī*. This group organized a system and a complete network to disseminate the ideas of *Mirzā Qādiānī*. The present article unfolds *Qādiaānī Jamā'at* network that how they are spreading their message across the globe.

Key Words: *Qādiaānī*, *jamā'at*, network

کسی مذہبی گروہ یا جماعت کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے اس کے جماعتی یا گروہی نظام کو سمجھنا ناگزیر ہوتا ہے۔ قادیانی جماعت کے حوالے سے دیکھیں تو ہمارے یہاں عموماً لوگوں نے قادیانی جماعت یا قادیانی مذہب کے بارے میں سنا تو ہوتا ہے، لیکن ان کے نظام سے اکثر اوقات لوگوں کو بالکل واقفیت نہیں ہوتی۔ اس مضمون میں اسی ضرورت کے پیشِ نظر قادیانی جماعت کے تنظیمی اور دعوتی نظام کے خدوخال واضح کیے گئے ہیں۔

*اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج، چناب نگر، چنیوٹ

** پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات، یونی ورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

***اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، یونی ورسٹی آف گجرات، گجرات

قادیانی جماعت کی بنیاد اور اس کے اکابرین

احمدیت یا قادیانیت کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی(1835ء-1908ء) نے رکھی۔ مرزا قادیانی اسلام کے وکیل اور مصنف و مبلغ کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔ بعد ازاں انھوں نے مثیلِ مسیح پھر مسیح موعود اور آخر میں مستقل نبوت کا دعویٰ کرکے ایک نئے مذہب احمدیت (قادیانیت) کی بنیاد رکھ دی۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد حکیم نورالدین بھیروی (1841ء-1914ء) قادیانی تحریک کے خلیفہ بنے۔ ان کی توجہ مذہبی مباحث پر مرکوز رہی۔ حکیم صاحب کی وفات پر یہ جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک گروہ نے مولوی محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلجنز) کی جانشینی کی حمایت کی (یہ گروہ لاہوری گروپ کہلاتا ہے) جب کہ دوسرے گروہ نے، جو غالب اکثریت میں تھا، بانی مذہب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو سربراہ منتخب کر لیا۔ (یہ گروہ قادیانی گروپ کہلاتا ہے) قادیانیت کی اس شاخ نے، جس کا مرکز اب چناب نگر (ربوہ) ہے، مرزا غلام احمد کی نبوت کے عقیدے کو اپنی جماعت اور مذہب کی بنیاد بنایا اور وہ پوری وضاحت اور استقامت کے ساتھ اس عقیدے پر قائم رہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اسلام کے دینی نظام اور زندگی کے مقابلے میں ایک نیا دینی نظام اور تنظیمی ڈھانچہ پیش کیا۔ اس نے اپنے ماننے والوں کو نئی نبوت، نئے روحانی مراکز (قادیان اور ربوہ)، نئے مذہبی شعائر، نئے اکابر اور نئی تاریخی شخصیات کا تصور دیا۔ یہی وہ فکر ہے جس نے اس جماعت کو ایک فرقہ یا مکتبِ فکر کے بجائے ایک مستقل مذہب اور نظام زندگی بنا دیا۔

نظامِ خلافت

مذہب قادیانیت میں سب سے اعلیٰ شخصیت خلیفہ کی ہوتی ہے جو کہ نظریاتی طور پر منتخب کیا جاتا ہے اور تاحیات ہوتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خلیفہ کا انتخاب خدا کی قدرت اور مہربانی سے ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے کسی ذہنی یا جسمانی معذوری کے سبب ہٹائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خلیفہ کو اللہ کی طرف سے رہنمائی ملتی ہے۔ وہ جسمانی طور پر مفلوج یا بیمار ہو سکتا ہے، مگر کبھی بھی ذہنی طور پر مفلوج نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔[1] اس وقت قادیانی مذہب کے خلیفہ مرزا مسرور احمد ہیں۔ ان سے پہلے چار خلفا گزر چکے ہیں۔

قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نصف صدی تک سربراہ رہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ برصغیر اور بیرونی دنیا میں قادیانیوں کے مضبوط مراکز قائم کر جائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے اپنی جماعت میں چند تحریکات شروع کیں۔[2] : 1۔ ظلی انجمن احمدیہ۔ 2۔ تحریک جدید۔ 3۔ وقف جدید۔ 4۔ ذیلی تنظیمیں۔

---

[1] عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (ملتان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، س ن)، 5: 2899۔

[2] بشیر احمد، تحریک احمدیت یہودی سامراجی گٹھ جوڑ، ترجمہ۔ احمد علی ظفر (لاہور: عبداللہ اکادمی، 2005ء)، 626۔

انجمن احمدیہ

بانی سلسلہ قادیانیت مرزا غلام احمد نے بہشتی مقبرہ کے انتظام و انصرام کے لیے ایک انجمن قائم کی، جس کا نام "انجمن کار پردازان مصالح بہشتی مقبرہ" تجویز کیا گیا۔ کچھ مدت بعد بعض احبابِ جماعت کے مشورے کے نتیجے میں اس انجمن کو قانونی وسعت دے کر دوسرے جماعتی ادارے اس کے ساتھ شامل کر دیے گئے، اور 1906 میں اس کا نام "انجمن احمدیہ" تجویز کیا گیا۔[3] برصغیر کی تقسیم کے بعد خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے 11 اکتوبر 1948ء کو ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ممبران پر مشتمل ایک ظلی انجمن احمدیہ قائم کی۔ یہ انجمن ربوہ سے متعلق خلیفہ کی ہدایات وارشادات کی تکمیل کے لیے قائم کی گئی تھی۔ پاکستان میں قادیانی جماعت کے انتظامی و دعوتی امور کو پورا کرنے کا فریضہ انجمن احمدیہ کے سپرد ہے۔[4] انجمن احمدیہ کے کئی شعبہ جات اور کمیٹیاں ہیں، جن کے لیے نظارت کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ چند اہم نظارتوں کا مختصر تعارف اور دائر کار درج ذیل ہے:

نظارت علیا: تمام نظارتوں کی عمومی نگرانی اس نظارت کے سپرد ہے۔

نظارت دیوان: اس نظارت کے ذمہ کارکنان کی تقرری، ترقی اور تبادلے کے امور ہیں۔

نظارت امور عامہ: جماعت میں نظم و ضبط قائم رکھنے اور متفرق امور سرانجام دینے کے لیے یہ نظارت قائم کی گئی ہے۔

نظارت امور خارجہ: ملک کے مختلف اداروں سے قادیانی جماعت کے سلسلہ میں رابطہ کرنا اور دنیا کے مختلف ملکوں سے قادیانیوں کے تعلقات بنانا اس نظارت کے ذمے ہے۔

نظارت بیت المال آمدن: ہر قسم کا مالی حساب وکتاب اس نظارت کے سپرد ہے۔

نظارت بیت المال خرچ: اس نظارت کا کام اخراجات کا تخمینہ اور اخراجات کا بجٹ تیار کرنا ہے۔[5]

نظارت اصلاح وارشاد

پاکستان میں قادیانی جماعت کے تربیتی، تبلیغی، دعوتی اور اصلاحی امور یہ نظارت سرانجام دیتی ہے۔ دعوتی میدان میں کام کرنے والے مربیان کے جملہ امور کی نگہداشت اور انتظامات اس نظارت کے ذمہ ہے۔[6] اسی طرح نو مبایعین کی تربیت کرنا اور انھیں جماعتی نظام کا حصہ بنانا بھی اس کی اہم ذمہ داری ہے۔[7]

---

[3] برہان احمد ظفر، مرکز احمدیت قادیان (قادیان: ظفر اینڈ سنز، 2004)، 34۔

[4] عبدالرشید آرکیٹکٹ، ربوہ دار الہجرت (لاہور: بلیک ایرو پرنٹر، 2006)، 321۔

[5] آرکیٹکٹ، ربوہ دار الہجرت، 324،325۔

[6] مبشر احمد خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف (ربوہ: ضیاء الاسلام پریس، 2011)، 209 ۔

[7] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 210،211۔

نظارت تعلیم

تعلیمی قابلیت کے معیار کو مقرر کرنا، نصاب تعلیم مقرر کرنا، امتحانات کا انتظام کرنا اور سندات دینا اس نظارت کی ذمہ داری ہے۔[8] تعلیم کے میدان میں دلچسپی بڑھانے کے لیے قادیانی بچے اور بچیوں کو وظائف اور انعامات دینا اور مستحق طلباء کو قرض حسنہ دینا بھی اس نظارت کی ذمہ داری ہے۔[9]

نظارت تصنیف واشاعت

اس نظارت کا کام سلسلہ قادیانیت کا لٹریچر شائع کروانا اور مرزا غلام احمد قادیانی، خلفاے سلسلہ قادیانیت کی تصانیف کو شائع کروانے کا بندوبست کرنا ہے۔ اسی طرح قادیانیت کی تائید میں کتب ورسائل واشتہارات اور اخباروں اور رسالوں میں مناسب مضامین کی اشاعت بھی اس نظارت کی ذمہ داری ہے۔[10] یہ نظارت سلسلہ قادیانیت کے اخبارات ورسائل کی نگرانی بھی کرتی ہے۔[11]

احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن (MTA)

احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن (MTA) کے پروگراموں کی تیاری، پروگراموں کے ریکارڈ کو محفوظ کرنا اور حسب ضرورت مہیا کرنا بھی نظارت تصنیف واشاعت کی ذمہ داری ہے۔[12]

اسی طرح نظارت زراعت، نظارت صنعت و تجارت، نظارت دارالضیافت، نظارت رشتہ و ناطہ وغیرہ اس انجمن کے شعبہ جات ہیں۔[13]

تحریک جدید

قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے تحریک جدید کے نام سے ایک انتظامی اور دعوتی تحریک شروع کی۔ عصر حاضر میں اس تحریک کا دائرہ عمل تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب اس کا دائرہ کار پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علاوہ تمام دنیا میں پھیلا ہو ہے۔[14] تحریک جدید کے کاموں کو مختلف شعبہ جات ہیں۔ ہر شعبے کو وکالت کا نام دیا گیا ہے اور ہر شعبے کا ایک انچارج ہے جو وکیل کہلاتا ہے۔

---

[8] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 219۔

[9] آرکیٹکٹ، ربوہ دارالھجرت، 324۔

[10] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 219۔

[11] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 222۔

[12] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 223۔

[13] آرکیٹکٹ، ربوہ دارالھجرت، 324،325۔

[14] ظفر، مرکز احمدیت قادیان، 145۔

وکالت علیا

وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے جملہ امور کا عمومی طور پر نگران اور ذمہ دار ہوتا ہے۔ تمام وکالتوں اور صیغہ جات کے کام کی نگرانی اور ان میں یک جہتی اور تعاون پیدا کرنا وکالت علیا کے ذمے ہوتا ہے۔

وکالت تبشیر

بیرونِ ممالک تبلیغ اور تربیت کے جملہ امور اس وکالت کے ذریعہ سر انجام پاتے ہیں۔ ملک میں سیمینارز کا انعقاد ہر ملک میں جماعت کے جلسوں کا انعقاد کروانا بھی اس وکالت کی ذمہ داری ہے، مبلغ کے فرائض و ذمہ داریاں بھی یہ وکالت طے کرتی ہے۔

وکالت مال

تحریک جدید کے کاموں کی چلانے کے لیے چندہ، تحریک جدید کی آمد کے ذرائع پیدا کرنا سربراہ جماعت کی ہدایات کی روشنی میں چندجات کا ٹارگٹ مقرر کرنا پھر اس کی وصولی کے انتظامات کرنا اس وکالت کے ذمہ ہوتا ہے۔

وکالت مال ثانی

اس وکالت کے ذمہ تحریک جدید کی آمد خرچ کا مفصل بجٹ تیار کرنا، آمد و خرچ میں توازن رکھنا، نیز بیرون ممالک چندہ وصیت کا حساب رکھنا ہے۔

وکالت مال ثالث

تحریک جدید کی ساری جائیداد کا مکمل ریکارڈ رکھنا، حسب ضرورت اس کی خرید و فروخت، تعمیر اور توسیع کا کام اس وکالت کے ذمہ ہے۔ نیز صیغہ امانت بھی اسی وکالت کے تحت کا کام کر رہا ہے۔

وکالت دیوان

یہ وکالت مجلس تحریک جدید کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتی ہے، مجلس کے اجلاسات کا انعقاد اور کاروائی کا ریکارڈ رکھنا اس وکالت کے ذمے ہوتا ہے۔ تحریک جدید کے کسی بھی شعبہ میں کسی کارکن کا تقرر اور فراغت نیز ریٹائرمنٹ کے جملہ امور اسی وکالت کے ذریعہ سر انجام پاتے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے تمام انتظامات بھی یہی وکالت کرتی ہے۔

وکالت اشاعت

بیرون ممالک مختلف زبانوں میں حسب ضرورت لٹریچر کی تیاری اور اشاعت کا کام اس وکالت کے تحت انجام پاتا ہے۔ اسی طرح قران کریم کے مختلف غیر ملکی زبانوں میں تراجم کی اشاعت بھی اسی وکالت کے تحت ہوتی ہے۔

وکالت زراعت

اس وکالت کا کام سلسلہ کی زرعی اراضیات کی نگرانی، ترقی اور بہبود، سٹیٹ ہائے سندھ کے بجٹ ہائے آمد و خرچ کا ریکارڈ رکھنا ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ

اس وکالت کا کام مرکزی ہدایات کی تعمیل و تنفیذ کے سلسلے میں کاروائی کرنا ہے۔

وکالت وقف نو

یہ وکالت جماعت کی ذیلی تنظیموں اور مبلغین و مربیان سے بھی واقفین نو کی کارکردگی بہتر بنانے کے سلسلے میں مدد لیتی رہتی ہے۔ یہ وکالت واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لیے مناسب نصاب تیار کرتی ہے اور شائع کرتی ہے اور مختلف عمروں کے واقفین کے لیے الگ الگ نصاب تیار کرتی ہے۔[15]

صیغہ کمیٹی آبادی

صیغہ کمیٹی آبادی کا کام سلسلہ کی تمام زمین کے متعلق ہر قسم کی معلومات فراہم کرنا اور اپنے پاس ان کا ریکارڈ رکھنا ہے۔

وکالت تعلیم

جماعت کے تمام تعلیمی ادارے ماسوائے براعظم افریقہ یہ وکالت چلاتی ہے۔ جامعہ احمدیہ کے نصاب کی ترتیب اور اساتذہ کی ٹریننگ اور فراہمی اس شعبے کے ذمے ہے۔ یہ وکالت قادیانی نوجوان کو اپنی زندگیاں وقف کرکے جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الحفظ میں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔[16]

وکالت تصنیف

اس وکالت کا کام قرآن کریم اور احادیث کی کتب کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کروانا ہے۔ یہ وکالت مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلفا اور جماعت کے دیگر علما کی کتب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرواتی ہے۔ یہ وکالت خلیفہ جماعت کی طرف سے تفویض کردہ تمام امور کو سرانجام دیتی ہے۔[17]

نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں تحریک جدید کا ایک شعبہ ہے یہ سکیم مرزا ناصر احمد نے 1970ء میں اپنے دور افریقہ کے دوران شروع کی۔

---

[15] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 388-389۔

[16] آرکیٹکٹ، ربوہ دارالہجرت، 330۔

[17] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 386۔

عصر حاضر میں تحریک جدید کے اس شعبہ کے ذریعے قادیانی اساتذہ اور ڈاکٹرز کو براعظم افریقہ اور دیگر ممالک میں قادیانیت کے لیے اپنی خدمات سرانجام دینے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ ہر شخص کے لئے کم از کم تین سال وقف کرنا ضروری ہے۔ جو اپنی اہلیہ کے ساتھ وقف پر جائے اس کے لئے وقف کی مدت کم اس کم 5 سال ہے۔ ڈاکٹر اور اساتذہ زندگی بھر کے لیے وقف کر سکتے ہیں۔[18]

تحریک وقف جدید

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ نے دیہاتوں میں قادیانیت کے فروغ کے لئے دسمبر 1957ء میں وقف جدید کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا۔ مرزا صاحب اس تحریک کے ذریعے کراچی سے خیبر تک قادیانی معلّمین کا ایک جال پھیلانا چاہتے تھے۔ انھوں نے اس تحریک کو ایک منظّم شکل وصورت دی۔ 1986ء تک اس تحریک کا دائرہ پاکستان تک محدود تھا۔ عصر حاضر میں یہ تحریک تمام ممالک میں جاری کردی گئی ہے۔ قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ اب یہ تحریک عالم گیر حیثیت اختیار کرچکی ہے۔[19]

تحریک وقف جدید کے لیے وقف ہونے والے نوجوانوں کو تعلیم وتربیت کے دوران طب اور ہومیوپیتھی طریق علاج کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ تاکہ معلّمین جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ احمدیت کی تبلیغ بھی کرسکیں۔[20]

اس تحریک کے زیر نگرانی ربوہ (چناب نگر) میں فضل عمر فری ہومیوڈسپنسری قائم کی گئی۔ 1996ء میں قادیانی جماعت کے نوجوانوں کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کے تعاون سے جماعت نے یہاں ایلوپیتھی طریق علاج کے لیے المھدی ہسپتال قائم کیا ہے۔ اسی طرح خواتین کی ذیلی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے 15 اپریل 2009ء میں صوبہ سندھ کے علاقے نگرپارکر میں طاہر ہسپتال قائم کیا گیا۔ یہ تمام ادارے جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔[21]

وقف جدید کی نظامتیں

صدر انجمن احمدیہ کا کوئی شعبہ نظارت کہلاتا ہے اور تحریک جدید کا کوئی شعبہ وکالت کہلاتا ہے،ان کے بالمقابل وقف جدید کا کوئی شعبہ نظامت کہلاتا ہے۔ جس کا نگران "ناظم" کہلاتا ہے۔ اس وقت درج ذیل نظامتیں مصروف عمل ہیں۔

نظامت ارشاد

وقف جدید کے تحت تیار ہونے والے معلّمین کی تعلیم وتربیت اور میدان عمل میں کام کرنے والے معلّمین کے کام کی نگرانی اور لٹریچر وغیرہ کی تیاری واشاعت کا کام اسی نظامت کے تحت انجام پاتا ہے۔

---

[18] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 390-391۔

[19] آرکیٹکٹ، ربوہ دارالھجرت، 331۔

[20] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 403۔

[21] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 404۔

نظامت مال

چندہ وقف جدید اکٹھا کرنا، وقف جدید کا بجٹ تیار کرنا، اسی طرح وقف جدید کی جملہ ضرورت کے اخراجات اسی نظامت کے تحت ہوتے ہیں۔ نیز نئی عمارات کی تعمیر و توسیع بھی اسی نظامت کے تحت ہوتی ہے۔

نظامت دیوان

اس نظامت کے ذمہ حسب ضرورت نئے کارکنان کی بھرتی اور فراغت، سروس بکس کی تیاری اور دیگر تمام ریکارڈ تیار کرنا، نیز وقف جدید کے جملہ کارکنان کی چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا اس نظامت کے ذمہ ہے۔ اسی طرح ریٹائرڈ کارکنان کی پنشنز کا کام بھی اس نظامت کے سپرد ہے۔

شعبہ آڈٹ

آڈیٹر کا کام تمام اخراجات کی جانچ پڑتال کرنا ہے۔ اور تمام اخراجات کو بجٹ کے اندر رکھنے کی نگرانی کرنا ہے۔[22]

جماعت کی ذیلی تنظیمیں

جماعت کی چند ذیلی تنظیمیں بھی ہیں۔ سب سے پہلے 25 دسمبر 1922ء کو عورتوں کی ایک تنظیم لجنہ اماء اللہ قائم کی۔ 1928ء میں لجنہ کی زیر نگرانی چھوٹی بچیوں کی بھی ایک مجلس قائم کی گئی جس کا نام ناصرات الاحمدیہ رکھا۔ 1938ء کے شروع میں خدام الاحمدیہ کے نام سے قادیانی نوجوانوں کی تنظیم قائم کی گئی۔ اس تنظیم میں 15 سال سے زائد عمر سے لے کر 40 سال تک کی عمر کے ہر قادیانی کا شامل ہونا ضروری قرار پایا۔ 1938ء میں قادیانی بچوں کی تنظیم بنائی گئی جس کا نام اطفال الاحمدیہ تجویز کیا گیا۔ ہر وہ بچہ جو سات سال کا ہے اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جولائی 1940ء میں مجلس انصار اللہ قائم کی گئی۔ قادیانی جماعت سے وابستہ ہر وہ شخص جو چالیس سال سے زائد عمر ہو اس مجلس کا رکن ہے۔ ان تمام تنظیمات کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔[23]

لجنہ اماء اللہ

مرزا بشیر الدین محمود نے یہ ذیلی تنظیم 25 دسمبر 1922ء کو قائم کی۔ اس تنظیم کے مقاصد میں مستورات میں مالی و جانی قربانیوں کی روح پیدا کرنا، دینی علم سیکھنا سکھانا، دعوت الی اللہ، خدمت خلق، آئندہ نسلوں کی بہترین تعلیم و تربیت کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

ناصرات الاحمدیہ

---

[22] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 400۔

[23] ظفر، مرکز احمدیت قادیان، 157- 158۔

لجنہ کی زیر نگرانی ایک الگ تنظیم 1928ء میں "ناصرات الاحمدیہ" قائم کی گئی، اس مجلس میں آٹھ سے پندرہ سال کی بچیاں بطور ممبر شامل ہوتی ہیں۔ اس تنظیم کے مقاصد لجنہ اماء اللہ کے مقاصد سے ملتے جلتے ہیں۔[24]

خدام الاحمدیہ

مرزا محمود نے قادیانی نوجوانوں کی تنظیم و تربیت کے لیے خدام الاحمدیہ کے نام سے 31 جنوری 1938ء کو ایک تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کی ایک غرض وغایت قادیانیت کی دعوتی سرگرمیوں کو فروغ دے کر قادیانیت کو غالب کرنا ہے۔ جماعت کے ناخواندہ افراد کی تعلیم کی انتظام کرنا اور خدمت خلق کے جذبے کو ترقی دینا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔ اس تنظیم میں پندرہ سال سے زائد عمر سے لے کر چالیس سال تک کی عمر کے ہر مبائع قادیانی کا شامل ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اس تنظیم کا ہر کارکن خادم کہلاتا ہے۔[25]

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کا آغاز 15 اپریل 1938ء کو ہوا۔ ہر بچہ جو سات سے پندرہ سال کی عمر کا ہے اس کا ممبر ہے۔ یہ خدام احمدیہ کی شاخ ہے اور ان میں سے ہی اس تنظیم کے نگران اور عہدیداران مقرر کیے جاتے ہیں۔ یہ خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں کام کرتی ہے، لیکن اطفال الاحمدیہ کے لیے الگ لائحہ عمل مقرر ہوتا ہے۔[26]

انصار اللہ

26 جولائی 1940ء کو مرزا بشیر الدین نے مجلس انصار اللہ قائم کی۔ قادیانی جماعت سے وابستہ ہر وہ فرد جس کی عمر چالیس سال سے زائد ہو اس مجلس کا رکن ہے 40 سے 55 سال کی عمر تک والے انصار صف دوم اور 55 سال سے اوپر والے انصار اول میں شمار ہوتے ہیں۔[27] مرکزی سطح پر مجلس انصار اللہ کا نگران اعلیٰ صدر مجلس کہلاتا ہے۔ انصار اللہ کے اراکین کے لیے لازمی ہے کہ روزانہ آدھ گھنٹہ قادیانیت کی خدمت کے لیے وقف کریں۔ بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم وبیش اکٹھے بھی لیے جاسکتے ہیں۔[28]

---

[24] طاہر مہدی، امتیاز احمد وڑائچ، تعلیمی وتربیتی نصاب ناصرات الاحمدیہ معیار اول، [(ربوہ، چناب نگر: ضیاء الاسلام پریس)، 64۔

[25] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 440۔

[26] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 452۔

[27] آرکیٹکٹ، ربوہ دار الہجرت، 337

[28] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 444

ذیلی تنظیموں کا عہد

جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں سے ان الفاظ کے ساتھ عہد لیا جاتا ہے، یہ عہد اجتماعات اور اجلاس کے موقع پر بیک زبان کھڑے ہو کر تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد دہرایا جاتا ہے:[29] **اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔** میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لیے آخر تک جدو جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا۔ نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

جامعہ احمدیہ اور دیگر تعلیمی ادارے

جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جہاں قادیانی مربی تیار کیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں انھیں دنیا بھر میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ یہ ادارہ 1906ء میں قائم کیا گیا۔[30] اور اب نظارت تعلیم انجمن احمدیہ کے تحت کام کرتا ہے۔ ابتدا میں قادیان (بھارت) اور چناب نگر (سابقہ نام ربوہ) میں جامعہ احمدیہ تھا۔ جہاں جماعت کے مبلغین تیار کیے جاتے تھے۔ بر صغیر کی تقسیم سے پہلے مختلف علاقوں کے طلبہ جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ تقسیم کے بعد غیر ملکی طلبا جامعہ احمدیہ ربوہ (چناب نگر) سے تعلیم حاصل کرنے لگے۔[31]

جامعہ احمدیہ کی شاخیں

آج کل جامعہ احمدیہ کے نام سے متعدد ممالک میں قادیانی مدارس قائم ہیں۔ اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	نام	شہر	تاریخ تاسیس	مدت کورس	تعداد طلبہ
1	جامعہ احمدیہ قادیان	قادیان	1906ء	سات سالہ	300
2	جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن پاکستان	ربوہ	1947ء	پانچ سالہ	772
	جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن پاکستان	ربوہ	ستمبر 2001ء	دو سالہ	408
3	جامعہ احمدیہ غانا	اکرافو	1966ء	تین سالہ	103
4	جامعہ احمدیہ انڈونیشیا	جکارتہ	1973ء	تین سالہ	71
5	جامعہ احمدیہ نائیجیریا	الارو	1974ء	چار سالہ	59
6	جامعہ احمدیہ تنزانیہ	موروگورو	1984ء	چار سالہ	45

---

[29] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 447

[30] ڈاکٹر افتخار احمد ایاز، وقف زندگی کی اہمیت اور برکات (لاہور: بلیک ایرو پرنٹر، 2006)، 90۔

[31] سووینیر بر موقع صد سالہ جوبلی، جامعہ احمدیہ، ربوہ: جونئیر سیکشن، 2006۔

7	جامعہ احمدیہ سیرالیون	بو	1987ء	تین سالہ	57
8	جامعہ احمدیہ کینیا	نیروبی	1997ء	تین سالہ	11
9	جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش	ڈھاکہ	2002ء	سات سالہ	15
10	جامعہ احمدیہ کینیڈا	ٹورانٹو	2003ء	تین سالہ	76
1	جامعہ احمدیہ ملائشیا	کوالالمپور	2004ء	سات سالہ	4
12	جامعہ احمدیہ یوکے	لندن	2005ء	سات سالہ	75
13	جامعہ احمدیہ سری لنکا	پسیالہ	2006ء	چار سالہ	7
14	جامعہ احمدیہ جرمنی	فرینکفرٹ	2008ء	سات سالہ	65

[32]

مذکورہ بالا تمام جامعات میں ایک ہی کورس پڑھایا جارہا ہے۔[33]

مدرستہ الحفظ

قادیانی جماعت میں مدرستہ الحفظ کا آغاز مرزا بشیر الدین کے دور میں ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ ادارہ احمد نگر پھر بیت مبارک میں حافظ شفیق احمد کی نگرانی میں جاری رہا۔ 1969ء میں اس درس گاہ نے باقاعدہ ایک مدرسہ کی شکل اختیار کرلی ۔ یہ مدرسہ پہلے جامعہ احمدیہ کے کواٹرز کے ایک کمرے میں قائم رہا۔ بعد ازاں حافظ کلاس کو طیبہ کالج دارالنصر غربی میں منتقل کردیا گیا۔ جون 2000ء میں مرزا طاہر احمد کی منظوری سے مدرستہ الحفظ کا مکمل انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے سپرد کیا گیا۔ نئے انتظامات کے تحت مدرسہ کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے ساتھ واقع عمارت راولپنڈی گیسٹ ہاؤس میں منتقل کیا گیا۔ جہاں پر یہ ایک مستقل علیحدہ ادارے کی صورت میں قائم ہوا۔ 2 دسمبر 2002ء کو برطانیہ میں مدرستہ الحفظ قرآن قائم کیا گیا جس میں ٹیلی فون اور جزوقتی کلاسوں کے ذریعے بچوں کو قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قادیان ، گھانا، نائجیریا اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے ساتھ مدرستہ الحفظ قائم ہیں۔[34]

---

[32] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 266-267۔

[33] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 266-267۔

[34] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 277، 276۔

عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرستہ الحفظ برائے طالبات

عائشہ دینیات اکیڈمی چناب نگر 17 مارچ 1993ء میں قائم ہوئی۔ قادیانی جماعت کے مطابق اس ادارے کے قیام کا مقصد قادیانی بچیوں کو حصول تعلیم قرآن کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ یہ اکیڈمی نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ اس ادارے کے دو شعبے ہیں۔

1۔ مدرستہ الحفظ طالبات

اس ادارے میں 60 طالبات کی گنجایش ہے، جنھیں قواعد و ضوابط کے تحت داخلہ دیا جاتا ہے۔ ان طالبات کو تین مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جنھیں تین استانیاں پڑھاتی ہیں۔ حفظ کے یے تین سال کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ چوتھے سال میں دہرائی کروائی جاتی ہے۔ دہرائی کے بعد فائنل ٹیسٹ دلوایا جاتا ہے۔ کامیابی پر نظارت تعلیم کی طرف سے طالبہ کو حافظ کی سند دی جاتی ہے۔[35]

2۔ عائشہ دینیات کلاس

مارچ 1993ء میں نظارت تعلیم کے تحت عائشہ دینیات کلاس کا قیام عمل میں آیا۔ اس کلاس کا کورس دو سالوں پر مشتمل ہے جو نظارت تعلیم سے منظور شدہ ہے۔ یہ نصاب ترجمہ القرآن از تفسیر صغیر، صحیح تلفظ قرآن کریم، مقررہ نصاب حفظ قرآن، کتب احادیث، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، کلام مرزا احمد اور کتب علماے جماعت احمدیہ کے ساتھ ساتھ عربی گرائمر، عربی بول چال نیز قاعدہ کے حفظ پر مشتمل ہے۔ یہ نصاب دو سال میں چار سمیسٹرز کی صورت میں مکمل کروایا جاتا ہے۔ داخلے کے لیے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہے۔[36]

خلاصہ

قادیانی جماعت کے نظام کے اس تعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے پچاس سالہ دور میں اپنی جماعت کو متحد اور منظّم رکھنے کے لیے ایک تنظیمی ڈھانچہ ترتیب دیا تھا۔ اس ڈھانچے کے تحت اس جماعت کے یہاں ظلی انجمن احمدیہ، جامعہ احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصار اللہ، احمدیہ، احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن، وغیرہ بہت سی ذیلی ادارے، انجمنیں اور تنظیمیں پائی جاتی ہیں۔ یوں قادیانی جماعت ایک منظّم اور مضبوط نیٹ ورک رکھتی ہے۔ اس نیٹ ورک کی مدد سے یہ جماعت اپنے مذہب اور مقاصد کی تبلیغ واشاعت کے لیے پوری دنیا میں مصروفِ عمل ہے۔

---

[35] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 278۔

[36] خالد، جماعت احمدیہ کا تعارف، 279۔